

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
گناہوں بھری ویڈیوز اپ لوڈ کرنا کیسا؟ (1)

شیطان لاکھ مستی دلائے یہ رسالہ (۲۹ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے ان شاء اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيلَت

فرمان مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر دُرُودِ شَرِيفِ پڑھو اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔ (2)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدًا

گناہوں بھری ویڈیوز اپ لوڈ کرنا کیسا؟

سوال: رَمَضَانَ المبارک میں روزے کی حالت میں عید کے لئے سوشل میڈیا پر گناہوں بھری ویڈیوز اپلوڈ کرنا کیسا؟
جواب: اگر گناہوں بھری ویڈیوز تھیں تب تو گناہ ہوگا اور اگر گناہوں بھری نہیں تھیں تو گناہ بھی نہیں۔ ظاہر ہے کہ ہر ویڈیو کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا کہ یہ گناہوں بھری ویڈیو ہے۔ البتہ گناہوں بھری ویڈیوز بلکہ فضولیات سے بھی بچنا ہی چاہیے۔ کئی بار ہم نے مدنی چینل پر سوشل میڈیا یوزر کو سمجھایا ہے لیکن ظاہر ہے کہ ایسے لوگ سنتے بھی نہیں ہوں گے، بس اپنی مستی میں مست رہتے ہوں گے۔ بہر حال سب کو اس سے بچتے ہوئے رَمَضَانَ شَرِيفِ كِي خاص قدر کرنی چاہیے۔ یاد رکھیے! کوئی عید کی تیاری جائز طریقے سے کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، جیسے عید کے لئے شریعت کے مطابق عمدہ کپڑے سلواتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

رَمَضَانَ کے بعد گناہ کا ارادہ کرنے والوں کے لئے سخت و عید ہے چنانچہ حضرت سَيِّدُنَا كَعْبُ رَحْمَةَ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جس نے ماہِ رَمَضَانَ کے روزے رکھے اور دل میں پکا ارادہ تھا کہ رَمَضَانَ کے بعد گناہ نہیں کرے گا، تو اللہ پاک اسے

- یہ رسالہ ۷ رَمَضَانَ المبارک ۱۴۴۱ھ بمطابق 30 اپریل 2020 کو بعد نماز تراویح ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِينَةُ الْعِلْمِيَّةُ كِي شَعْبَةُ "ملفوظات امیر اہل سنت" نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظات امیر اہل سنت)
- الكامل لابن عدی، عبدالرحمن بن القطای، ۵/۵۰۵۔

بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے لیکن دل میں یہ ارادہ تھا کہ رمضان کے بعد گناہ کرے گا، تو اس کے روزے اس کے منہ پر مار دیئے جائیں گے۔ دوسری روایت میں ہے: اللہ پاک نے حضرت سیدنا موسیٰ کَلِيمُ اللہ عَلَيْهِ السَّلَام سے فرمایا کہ اگر روزے رکھنے والے کا پکا ارادہ ہو کہ روزوں کے بعد دوبارہ گناہوں میں جا پڑے گا تو اس کے روزے اس کے منہ پر مار دیئے جاتے ہیں اور اس پر رحمت کا دروازہ بند کر دیا جاتا ہے۔⁽¹⁾ معلوم ہوا کہ گناہوں کی پلاننگ کرنا بڑی خطرناک ہے، لہذا اس سے بھی اور دیگر گناہوں سے بھی بچنا چاہیے۔

کامیابی کے لیے محنت کرنی پڑتی ہے

سوال: لوگوں نے جو مقام و کامیابی محنت سے حاصل کی ہوتی ہے، بعض لوگ اسے پانے کے خواہش مند ہوتے ہیں لیکن اس کے لئے محنت کرنے کے بجائے شارٹ کٹ راستے تلاش کرتے اور محنت سے جی چڑاتے ہیں، ایسوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (سلمان عطاری)

جواب: مقام و کامیابی حاصل کرنے کے لئے محنت سے جی چڑانے اور شارٹ کٹ راستے تلاش کرنے کے بجائے محنت، محنت اور محنت کریں اور ساتھ ساتھ اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھیں۔ (ایک مقولہ ہے:)" اَلسَّعْيُ مَبْنِيٌّ وَالْاِثْمَامُ مِنَ اللّٰهِ یعنی کوشش میری طرف سے ہے اور تکمیل یعنی پورا کرنا اللہ پاک کی طرف سے ہے۔" (ایک اور مقولہ ہے:)" مَنَّ جَدًّا وَجَدًّا یعنی جس نے جدوجہد کی اس نے پالیا۔" یاد رکھیے! اللہ پاک چاہے گا تو ہی کامیابی ملے گی، اللہ پاک نہیں چاہے گا تو لاکھ محنت کرنے کے باوجود بھی کوئی پھل نہیں ملے گا۔ بغیر محنت کے تو نوالہ بھی پیٹ میں نہیں پہنچتا۔ اس کے لئے بھی محنت کی جاتی ہے، سب سے پہلے کسان زمین میں گندم کا دانہ بوتا ہے، پھر اس سے پودا نکلتا ہے، جسے کسان مسلسل پانی اور کھاد دیتا ہے، اس کی خدمت کرتا ہے تب جا کر اس سے بالی نکلتی ہے۔ پھر اس کی کٹائی اور چھلائی ہوتی ہے۔ اس طرح محنت کرنے کے بعد گندم حاصل ہوتی ہے۔ پھر اس گندم کی پسائی کر کے آٹا بنایا جاتا ہے، چولہے، آگ اور توے کی مدد سے ہاتھوں کو تپش کی تکلیف سے گزار کر روٹی بنتی ہے۔ پھر نوالہ سالن کے ذریعے منہ میں رکھنے کے لئے بھی محنت کرنی پڑتی ہے، نوالہ منہ میں

1..... لطائف المعارف، وظائف شہر شوال، المجلس الاول، ص ۲۵۴۔

رکھنے کے بعد بھی بغیر محنت کے اسے نکل نہیں پائیں گے لہذا اسے چبانے کے لئے دانتوں کو زحمت کرنا پڑے گی تب جا کر یہ نوالہ پیٹ میں جائے گا۔ اس سے آپ آندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایک نوالے پر کتنی محنت و مشقت ہوتی ہے۔

اپنے ہاتھ سے کام کرنا سنت ہے

سوال: ہم اپنے بزرگوں اور بڑوں سے سنتے ہیں کہ پرانے زمانے میں لوگ بڑی محنت و مشقت والے کام کیا کرتے تھے مگر آج سستی کاریں بڑھتا اور آدمی سہولت پسند بنتا جا رہا ہے۔ اسے ہر کام میں سہولت چاہیے۔ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ (مسلمان عطاری)

جواب: محنت میں عظمت ہے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا سنت بھی ہے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے کام کاج اپنے دست مبارک سے انجام دیتے تھے۔⁽¹⁾ آدمی کے سست ہونے میں دیگر وجوہات کے ساتھ شاید ایک وجہ مشینیں دور بھی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آئندہ گھروں کا کام Robot (یعنی مشینیں آدمی) کریں گے۔ اگرچہ ابھی یہ اتنے عام نہیں ہوئے لیکن جس دن یہ عام ہو گئے اس دن ڈاکٹروں کے مزے لگ جائیں گے۔ محنت نہ کرنے والے لوگ جسم پر چربی چڑھنے کی وجہ سے اپنے دلوں کو پکڑے ہوئے ہوں گے۔ بہر حال مشین آنے کی وجہ سے کام کافی آسان ہو گیا ہے۔ مشین ایک جھٹکے میں 100 آدمیوں کا کام کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بندے Dull (سست) ہو گئے ہیں۔ پہلے گھوڑے اور اونٹ پر سواری ہوتی تھی، میں اسے ورزشوں کا مجموعہ سمجھتا ہوں۔ کئی سال پہلے سنت پر عمل کرنے کی نیت سے میں اونٹ پر بیٹھا تھا تو وہ بل بل کر چل رہا تھا جس سے مجھے پتا چلا کہ اس میں ساری ورزشیں شامل ہیں۔ اسی طرح پہلے سواری کے لئے سائیکل استعمال ہوتی تھی، یہ بھی ایک غنیمت تھی کہ اسے چلانے کے لئے محنت کرنی پڑتی تھی مگر اب اسکوٹر آگئی ہے جس سے ورزش نہیں ہوتی، یہ لک مارنے سے چلتی ہے اور آدمی بغیر بلے اس پر بیٹھا ہوتا ہے۔ نیز کار نے آکر مزید آدمی کو بے کار کر دیا ہے، یہ بھی روڈ پر بھاگ رہی ہوتی ہے، جس سے آدمی کی ایکس سائز نہیں ہوتی۔ پہلے اٹھ کر بٹن آن آف کرنا پڑتا تھا مگر اب ریٹیموٹ کنٹرول (Remote Control) آ گیا ہے جسے بیٹھے بیٹھے دبانے سے ہی کام چل جاتا ہے، لہذا بٹن آن آف کرنے

1..... مسند امام احمد، مسند السید عائشہ رضی اللہ عنہا، 9/336، حدیث: ۲۶۹۵۔

میں جو اٹھ کر جانے اور ہاتھ ہلانے کی ایک سرساز تھی اس سے بھی آدمی کی جان چھوٹ گئی۔ یوں آدمی ایسا ست اور کام چور بن گیا ہے کہ اب اس کا کام کاج کرنے کو دل ہی نہیں چاہتا۔ ایسوں کا کاروبار اور نوکری میں بھی دل نہیں لگتا ہوگا۔

بیوی کو پانی پلانے سے محبت بڑھتی ہے

سوال: گھر میں کون سے ایسے کام ہیں جنہیں کرنے سے جسمانی ورزش ہوتی ہے، بعض لوگ اٹھ کر خود پانی پینے کے بجائے کسی کو آواز دے کر منگوا لیتے ہیں، اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ آدمی خود اٹھ کر پانی پیئے اور اپنے بچوں کی امی کو بھی پلائے مگر اسے کسر شان سمجھا جاتا ہو گا کہ میں اپنے بچوں کی امی کی خدمت کیسے کروں؟ بہر حال بندہ جو کام اپنے ہاتھ سے کر سکتا ہے اگر بغیر جھک محسوس کئے کر لے گا تو فائدے میں رہے گا، نیز اچھی نیت ہوگی تو ورزش کے ساتھ ساتھ ثواب بھی ملے گا۔ بچوں کی امی کو پانی پلانے میں اس کی دل جوئی ہوگی اور اس کا دل بھی خوش ہوگا۔ اگر شوہر پانی پلانے کے لئے اٹھے گا تو بیوی کہے گی: میں لاتی ہوں اور شوہر کہے گا: میں لاتا ہوں اس طرح آپس میں محبت بڑھے گی۔^(۱) یاد رکھیے! آرڈر کرنے سے بیوی اگرچہ منع نہیں کرے گی لیکن اس سے محبت نہیں بڑھے گی۔ شوہر گھر کے کاموں مثلاً کھانا پکانے، برتن اور دسترخوان اٹھانے وغیرہ وغیرہ کاموں میں اپنی بیوی کا ساتھ دے سکتا ہے۔ اپنے ہاتھ سے گھر کے کام کاج کرنے میں جہاں مزہ آئے گا وہاں آپ کی صحت بھی اچھی رہے گی نیز اس سے آپس میں محبت بڑھے گی اور لڑائی جھگڑا بھی کم ہوگا۔ آدمی فارغ بیٹھا ہو گا تو اسے کرنے کے لئے کچھ تو چاہیے لہذا وہ بیوی کو آرڈر کرے گا: اس طرح پکاؤ، اس طرح پکاؤ، یہ ڈالو، وہ ڈالو، کل تم نے یہ کر دیا تھا، پرسوں وہ کر دیا تھا۔ یاد رکھیے! اس طرح آرڈر چلانے سے آپس میں محبت بڑھنے کے بجائے بغض بڑھے گا۔ اگر آدمی بیوی کو شرمندہ کرنے اور اس پر اعتراضات کرنے کے بجائے اس کے ساتھ مل کر کام کرتا رہے گا تو شاید زبان بھی بند رہے گی۔

①..... حضرت سیدنا عریض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اسے اس کا اجر دیا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور میں نے اسے پانی پلایا اور جو کچھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا اسے سنایا۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکاة، باب فی نفقة الرجل... الخ، ۳/۳۰۰، حدیث: ۴۶۹)

گلے شکوے کرنے کے بجائے احکاماتِ الہیہ پر عمل کرنا چاہیے

سوال: بعض اوقات ہم بزرگوں سے دُعا کا کہنے کے ساتھ ساتھ ذکر و اذکار بھی کرتے اور دُعا میں مانگتے ہیں مگر کام نہیں ہوتا۔ اس کی کیا وجہ ہوتی ہے؟ (سلمان عطاری)

جواب: ذکر و اذکار کرنے اور بزرگوں سے دُعا کروانے سے سب کا کام نہیں ہوتا ایسا نہیں ہے۔ البتہ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو شکوہ و شکایت کر رہے ہوتے ہیں کہ ہمارا کام نہیں ہوا یا ہماری دُعا قبول نہیں ہوئی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے والد صاحب کی کتاب ”فضائلِ دُعا“ میں اعلیٰ حضرت کا حاشیہ ہے، اس میں ایسوں کے لئے جو باتیں لکھی ہوئی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ آدمی اپنے اوپر غور کرے کہ اللہ پاک نے تمہارے لئے کتنے فرامین جاری فرمائے ہیں، تم نے اللہ پاک کے کون سے حکم پر عمل کیا؟ اب اگر تمہاری ایک بات نہیں مانی گئی اور تمہارا چاہا پورا نہ ہو تو تم گلے شکوے کرنے لگ گئے۔ اس کے بعد اس بات کو مثال دے کر سمجھایا گیا کہ تمہارا کوئی دوست ہو اور وہ تم پر بہت احسانات کرتا ہو پھر کبھی وہ تمہیں کسی کام کا بول دے اور تم اسے ٹال دو۔ آئندہ اگر تمہیں اس سے کوئی کام پڑ جائے پہلے تو تم اسے بولتے ہوئے شرماء گے اور اگر ہمت کر کے بول بھی دیا اور اس نے تمہارا کام نہیں کیا تو تم گلہ نہیں کر سکو گے۔ تمہیں یاد ہو گا کہ یار میں نے بھی تو اس کام نہیں کیا تھا۔^(۱) لہذا اللہ پاک کی نافرمانیاں کر کے اس طرح کے گلے شکوے کرنے کے بجائے عقل مند کو چاہیے کہ اللہ پاک کے احکامات پر عمل کرنا شروع کر دے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی برکت سے مُسْتَجَابِ الدَّعَوَاتِ بن جائے اور دُعا میں قبول ہونے لگ جائیں۔

اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے

سوال: ”اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے“ برائے کرم اس کی وضاحت فرمادیجئے۔ (جاوید عطاری)

جواب: ”اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے“ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام میں زندگی گزارنے کا پورا طریقہ اور مکمل قانون و نظام ہے۔

①..... فضائلِ دُعا، ص ۱۰۱۔

غریبوں کے سامنے عمدہ چیزیں کھانے سے بچنا چاہیے

سوال: ذورانِ مدنی مذاکرہ ایک اسلامی بھائی کا آڈیو کلپ سنایا گیا جس میں انہوں نے مبینی زبان میں کچھ عرض کی۔ پھر آپ نے مسجد کی چیزیں استعمال کرنے کے حوالے سے احتیاطیں بیان فرمائیں، یہ ارشاد فرمائیے کہ ان اسلامی بھائی نے مبینی زبان میں آپ سے کیا بات کی؟ (غلام سلیم عطاری)

جواب: یہ غلام سلیم بھائی تھے جو مبینی زبان میں بتا رہے تھے کہ میں بچپن سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہوں۔ ایک بار دعوتِ اسلامی کے اولین مدنی مرکز گلزارِ حبیب مسجد میں انہوں نے اعتکاف کیا تھا۔ چنانچہ چند دوستوں نے مل کر ہوٹل سے کوئی عمدہ لذیذ چیز کھانے کے لئے منگوائی تھی اور دیگر معتقدین کی موجودگی میں اسے کھایا تھا تو میں نے ان سے کہا ہو گا: ”جب تم پیسے والوں نے یہ عمدہ کھانا منگوا کر کھایا ہو گا تو کیا اعتکاف میں موجود میرے غریب اسلامی بھائیوں کا دل نہیں لپٹایا ہو گا؟ کیا یہ خالی دیکھنے کے لئے ہیں؟ انہیں تکلیف نہیں ہوئی ہو گی؟“ یہ باتیں سن کر انہیں احساس ہوا کہ واقعی سب معتقدین کے سامنے اس طرح کھا کر ہم نے غلطی کی ہے۔ پھر انہوں نے مجھ سے کہا ہو گا کہ اب ہم کیا کریں؟ تو میں نے انہیں سحری میں کھجوریں کھانے کی ترغیب دلائی ہو گی، اس طرح انہوں نے کھجوروں کے ساتھ ہی سحری کی ہو گی۔ ویسے بھی اس وقت تھوڑے معتقدین ہوتے تھے اس لئے سرہانے اینٹ رکھنے اور جو کی روٹی کھانے کی ترکیب بھی بن جاتی تھی۔ ایک بار انہوں نے اینٹ سرہانے رکھ کر سونے کے لئے مسجد کے سنگِ مَرَمَر کے پیس لئے ہوں گے، ویسے بھی یہ نازک ہوتے ہیں تو میں نے انہیں مسجد کی چیزیں استعمال کرنے سے منع کرنے کے ساتھ یہ کہا ہو گا کہ اگر سرہانے ماربل رکھ کر سونے سے وہ ٹوٹ گیا تو آپ کو اس کا تاوان بھی دینا ہو گا۔

فی زمانہ بے باکی اور لاعلمی کا دور دورا ہے، جب عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ زیر تعمیر تھا، اس وقت ماربل کی تھپیاں سائڈ پر رکھی ہوتی تھیں مگر میں نے ان پر عوام کو چلتے ہوئے دیکھا، جس سے ماربل ٹوٹتا بھی تھا۔ اس وقت جو مجھے سن رہے ہیں اگر ان میں سے کسی کو یاد ہے کہ اس نے ماربل توڑا تھا تو اسے تاوان یعنی جیسا ماربل توڑا تھا ویسا ماربل یا مارکیٹ میں جو اس کی قیمت ہو وہ رقم دینے کے ساتھ ساتھ توبہ بھی کرنی ہو گی۔ کوئی بھی اپنے گھر کا نقصان نہیں کرتا، اگر اپنے

گھر کے ماربل رکھے ہوں تو اس احتیاط سے بچ کر نکلے گا کہ کوئی ماربل ٹوٹ نہ جائے، لیکن اللہ پاک کے گھر مسجد کے ماربلوں پر چل چل کر اس کے نکلے نکلے کر دیئے جاتے ہیں۔ اگر سنتوں بھرے اجتماع میں رش ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آدمی سائٹڈ پر رکھے ہوئے ماربلوں پر چل کر نکلے۔ رش کم ہونے کا انتظار بھی کر سکتا ہے کہ جب سب لوگ چلے جائیں تب نکل کر جائے۔ محتاط لوگ بچ کر نکلتے ہوں گے اور لاپرواہ لوگ بالکل بھی احتیاط نہیں کرتے۔ یاد رکھیے! چیز خواہ مسجد کی ہو یا اپنے گھر کی اسے نقصان نہیں پہنچانا چاہیے۔

”بھائی بھائی مسجد“ کیسے بنی؟

سوال: چند سال پہلے ہمیں ایک اسلامی بھائی نے مسجد کے لیے جگہ دی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت صاحب میرے بچپن کے دوست ہیں۔ میں اکثر آپ کو بابو بابو کہہ کر پکارتا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ آپ امیر اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ کے سامنے میرا بابو بابو کہہ کر ذکر کرو گے تو آپ پہچان لیں گے۔ ان کی دُکھ بھری داستان ہے کہ جو جگہ دعوتِ اسلامی کو دی تھی اس جگہ واقع ہونے والی مسجد کا نام ”بھائی بھائی“ رکھا گیا۔ اس کا سبب یہ بنا کہ اس جگہ پر ان کے تین بیٹے آئل ریفاائنڈ کرنے کا کام کرتے تھے، ایک بار آئل کا ٹرک ریفاائنڈ ہونے کے لیے خالی ہو رہا تھا کہ اس دوران کوئی مسئلہ ہوا تو ان کا ایک بیٹا اسے دیکھنے کے لئے ٹینک میں اُترا، لیکن جب وہ نہ آیا تو دوسرے بیٹے کو تشویش ہوئی جب وہ اسے دیکھنے گیا تو وہ بھی واپس نہیں آیا۔ جس پر تیسرے بیٹے کو مزید تشویش ہوئی اور انہیں دیکھنے کے لئے ٹینک میں اُترا۔ یوں بے چارے تینوں بھائی اس ٹینک کے اندر جان کی بازی ہار گئے۔ اس افسوس ناک واقعے کے بعد ان کے والد زاہد بھائی قریشی نے اس جگہ مسجد بنائی اور اس کا نام ”بھائی بھائی“ رکھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** اب وہ مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ کیا آپ کو یاد آرہا ہے کہ زاہد قریشی نام کے آپ کے دوست ہوا کرتے تھے جو آپ کو بابو بابو کہہ کر پکارتے تھے؟

(محمد سلیم عطاری، نیو کراچی)

جواب: میں پہچان گیا ہوں، ہمارے گلی میں زاہد بھائی کی گوشت کی دکان ہوتی تھی، ان کے بڑے بھائی کا نام عابد تھا، اب یہ حیات ہیں یا نہیں مجھے اس بات کا علم نہیں۔ کامل پہلوان اور صابر پہلوان سب ایک ہی خاندان کے تھے، صابر پہلوان

کا مجھے پتا ہے کہ کئی سال پہلے ان کا انتقال ہو گیا ہے، البتہ کامل پہلوان سے بہت عرصہ پہلے ملاقات ہوئی تھی، یہ اپنے بیٹے کو اعتکاف میں بٹھانے کے لئے لائے تھے تو مجھ سے ملے تھے اور اپنا تعارف کروایا تھا، ظاہر ہے اس وقت تو یہ اکھاڑے کے پہلوان تھے، اب اگر ہوں گے تو بے چارے ادھیڑ عمر کے ہو چکے ہوں گے۔ بہر حال جب کورونا وائرس اور لاک ڈاؤن ختم ہو جائے تو اجتماع وغیرہ کی پابندی کریں۔ ہر صورت میں نمازوں کی پابندی کرنی ہے کہ کورونا وائرس کی وبا نمازوں سے نہیں روک سکتی۔ اللہ پاک سب کو عافیت نصیب فرمائے۔ زاہد بھائی کے بے چارے تین بیٹوں کے اس طرح حادثے میں وفات پانے کے بارے میں مجھے پتا چلا تھا، زاہد بھائی بڑے رنجیدہ تھے مگر ان سے میری ملاقات کی کوئی صورت نہ بن سکی۔ اس لئے کہ ان کی اپنی فیملی ہے اور ہماری اپنی فیملی ہے، یہ ہمارے پاس آسکتے ہیں مگر میں ان کی فیملی میں نہیں جاسکتا۔ البتہ ہم پہلے مل کر کام کرتے تھے اور ہمارے درمیان بہت گہری اور بے تکلفی کی دوستی تھی۔ زاہد بھائی کو یاد ہو گا کہ میں اپنے ماں باپ کا سب سے چھوٹا بیٹا ہوں، اس لئے سب مجھے گھر میں ”بابو بابو“ کہہ کر پکارتے تھے۔ مگر اب مجھے کوئی بابو نہیں بولتا۔ اس لئے کہ بابو کہنے والے سب دنیا سے چلے گئے، میں اکیلا رہ گیا ہوں، اب میری باری ہے۔ اللہ کریم عافیت نصیب فرمائے اور ایمان سلامت رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَھْمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجھے مرنا ہے آقا گنبد خضرا کے سامنے میں وطن میں مر گیا تو کیا کروں گا یا رسول اللہ

ماں باپ کی کوشش سے بچہ عبادت کرے تو ماں باپ کو بھی ثواب ملتا ہے

سوال: بچے جو عبادت کرتے ہیں کیا اس کا ثواب ماں باپ کو بھی ملتا ہے؟

جواب: بچے جو عبادت کرتے ہیں وہ قبول ہے اور اس پر انہیں ثواب بھی ملتا ہے۔ اگر ماں باپ کی تربیت کی وجہ سے بچے عبادت کر رہے ہیں تو ماں باپ کو بھی ثواب ملے گا۔⁽¹⁾

نعت شریف لکھنا مشکل اور استغاثہ لکھنا آسان ہے

سوال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ”وسائلِ بخشش“ پڑھنے اور سننے کی سعادت ملتی رہتی ہے، اس میں آپ نے جو بہت پیارے کلام،

مناجات اور سلام تحریر کیے ہیں ان کا کوئی جواب نہیں ہے۔ نیز آپ کے کلام سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کے نعتیہ کلام میں استغاثہ بھی شامل ہے کیا اس کی کوئی خاص حکمت ہے؟ میں سمجھتا ہوں اگر آپ خاص نعتیہ کلام لکھیں گے تو اس سے عاشقانِ رسول کے دل میں مزید عشقِ رسول کی شمع فروزاں ہوگی۔ (UK سے سوال)

جواب: نعت لکھنا مشکل اور استغاثہ لکھنا آسان کام ہے۔ جس کلام میں سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فضائل بیان کیے جائیں عُرف میں اسی کو نعت شریف کہتے ہیں۔ نعت شریف لکھنے کے لئے فضائل معلوم ہونا ضروری ہے۔ فضائل میں آگے بڑھنے اور پیچھے ہٹنے دونوں میں خطرہ ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے ملفوظات شریف میں کچھ اس طرح ارشاد فرمایا ہے: نعت لکھنا دو دھاری تلوار پر چلنے کی طرح ہے اگر نیچے آیا تو گستاخی اور بے ادبی میں پڑ کر ہلاک ہو جائے گا اور اگر اوپر جائے گا تو نَعُوذُ بِاللہِ اَلُوہِیۃ یعنی خدا سے ملادے گا۔⁽¹⁾ ”یَا رَسُوْلَ اللہِ اَپ کَرَمِ فَرَمَادِیجے“ یہ استغاثہ یعنی فریاد ہے اور ”یَا رَسُوْلَ اللہِ اَپ ایسے ایسے تھے“ یہ کہنا تو آسان ہے لیکن آپ کیسے تھے؟ اسے اشعار میں بیان کرنا مشکل ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کو نعتیہ کلام لکھنے کا ملکہ حاصل تھا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی سب سے بالا و والا ہمارا نبی

یہ نعت شریف ہے کہ سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان یہ ہے کہ آپ سب سے اولیٰ و اعلیٰ یعنی سب سے اونچے اور سب سے بڑے ہیں۔ اولیٰ و اعلیٰ، سب سے بالا و والا سب کے تقریباً ایک ہی معنی ہیں کہ مخلوق میں مرتبے میں سب سے اونچے۔ مخلوق میں سب سے اعلیٰ و اکمل ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ ہر ایک اتنا علم نہیں رکھتا لہذا نعت خوانی میں خطا کا زیادہ خطرہ ہے، نعت شریف لکھنے والے بعض شعرا نے سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو الوہیت پر پہنچایا، کسی نے کہیں ٹھوکر کھائی ہے۔ بڑے بڑے شعرا نے نعت شریف لکھنے میں بھولیں کی ہیں۔ اس لئے میں نے زیادہ تر استغاثے ہی لکھے ہیں کہ نعت شریف لکھنے کی مجھ میں صلاحیت نہیں۔ کھوٹی کھوٹی ہوشیاری کرنا کہ میں نے ایسی ایسی احتیاط کی ہے، حقیقت تو یہ ہے کہ احتیاط آتی ہی نہیں ہے، بس بے ربط الفاظ سے اشعار ترتیب پانگئے ہیں۔ (اس موقع پر

1..... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۲۔

مگر ان شوروی نے فرمایا: اللہ پاک آپ کو سلامت رکھے، آپ نے نعت شریف اور استغاثہ لکھنے کی احتیاط کے تعلق سے لکھنے والوں کی بہت پیاری راہنمائی فرمائی ہے۔ آپ کے کلام میں نعتیہ اشعار کی بھی ایک تعداد ہے، مثال کے طور پر آپ کا معراج پر جو کلام ہے تقریباً اس میں زیادہ تر اشعار نعت شریف کے ہی ہیں:

ہیں صف آرا سب حور و ملک اور غلاماں خلد سجاتے ہیں
 ایک دھوم ہے عرشِ اعظم پر مہمانِ خدا کے آتے ہیں
 یہ عزا و جلال! اللہ! اللہ! یہ آج و کمال! اللہ! اللہ!
 یہ حُسن و جمال! اللہ! اللہ! معراج کو دولہا جاتے ہیں
 اسی طرح:

کبھی جو کی موٹی روٹی تو کبھی کبھور پانی
 تیرا ایسا سادہ کھانا مدنی مدینے والے
 ہے چٹائی کا بچھوٹا کبھی خاک ہی پہ سونا
 کبھی ہاتھ کا سرہانا مدنی مدینے والے
 تری سناوگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں
 ہوں سلام عاجزانہ مدنی مدینے والے

(امیرِ اہل سنت:) اناشد بکاشمُ اللہ علیہ نے فرمایا: یوں نعت شریف کے اشعار تلاش کریں گے تو کئی نکل آئیں گے مگر مجھے یاد نہیں پڑتا کہ پورا کلام ایسا ہو جو نعت شریف پر مبنی ہو۔ بہر حال استغاثہ کے مقابلے میں نعت شریف لکھنا مشکل ہے۔ عام شعر کے زیادہ تر کلام استغاثے پر ہی مشتمل ہوتے ہیں۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ استغاثہ لکھنے میں شریعت کی کوئی پاسداری نہیں کرنی ہوتی۔ ظاہر ہے اس میں بھی احتیاط کرنی ہوتی ہے۔

تعظیم کا ہر وہ طریقہ جو شریعت کے خلاف نہ ہو جائز ہے

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک آتا ہے تو آپ سینے پر ہاتھ رکھ کر سر جھکاتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟
جواب: ہر بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک آنے پر سینے پر ہاتھ رکھ کر سر نہیں جھکاتا، ہاں! کبھی کبھار کر لیتا ہوں۔ مجھے پتا چلا تھا کہ اس طرح تڑکیوں میں مرد اور عورتیں کرتے ہیں، عورتوں کے بارے میں میری بیٹی نے مجھے بتایا تھا کہ ترکی عورتیں تعظیماً نام مبارک آنے پر ایسا کر رہی ہوتی ہیں اور پھر دُرد شریف بھی پڑھتی ہیں۔ نام مبارک کا یہ ادب مجھے بہت پسند آیا۔ ویسے بھی ترک عشقِ رسول میں مشہور ہیں۔ جب حرمینِ طیبین رَاَدَاَهُمُ اللہُ شَرَفًا وَ تَعَفُّبًا میں ان کی

خدمت تھی تو اس وقت بھی ادب و تعظیم کے حوالے سے ان کی داستانیں ہیں، مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی تعمیرات میں بھی ادب و تعظیم کی انہوں نے ایک منفرد داستان رقم کی ہے۔ یہ تزکوں کا عشقِ رسول ہی ہے کہ جب بھی نام محمد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) آتا ہے تو یہ اپنا سر جھکا کر دل پر ہاتھ رکھتے اور دُرد شریف پڑھتے ہیں۔ جب اس بارے میں مجھے پتا چلا تو ان کی یہ اداسند آئی اور اس اچھی ادائیگی پر وی کرنے کا ذہن بنا کہ اس ادا میں سرکارِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تعظیم ہے۔ اس کے متعلق کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ نے اس طرح نہیں کیا یا فلاں نے اس طرح نہیں کیا۔ قرآن پاک میں ہے: ﴿وَتَعَزَّوْهُنَّ بِطُورٍ وَكَا۟فٍ﴾⁽¹⁾ ترجمہ کنز الایمان: ”اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔“ اب دور کے لحاظ سے تعظیم کے جو بھی شریعت کے مطابق نئے نئے انداز اپنائے جائیں یہ سب اس میں داخل ہیں۔⁽²⁾ یہ تعظیم کا انداز ترکیوں میں تھا اور اب پاکستان میں بھی آگیا ہے کہ میں کرتا ہوں اور ہو سکتا ہے دوچار اور بھی کرتے ہوں، یوں آہستہ آہستہ اسے اپنانے والے بڑھ جائیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تعظیم کے اس انداز کو اختیار کرنے میں ایک سُرور بھی ملتا ہے۔

روزے میں دانت نکلوانے سے بچنا چاہیے

سوال: کیا روزے میں دانت نکلوا سکتے ہیں؟ (عمارہ عطاریہ، راولپنڈی)

جواب: دانت نکلوانے سے خون نکلنے کا خطرہ رہے گا اور اگر روزے کی حالت میں خون حلق سے نیچے اتر گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔⁽³⁾ اس لیے دانت رات میں نکلوا یا جائے۔ اگر ایسی صورت ہے کہ جس میں خون حلق سے نیچے نہیں اترتا تو روزے کی حالت میں دانت نکلوانا جائز ہو جائے گا اور اس سے روزہ بھی نہیں ٹوٹے گا، لیکن دانت نکلوانے سے خون نکل کر حلق سے نیچے اترنے کا خطرہ رہتا ہے۔

روزے میں لپ اسٹک (lipstick) لگانا کیسا؟

سوال: کیا عورتیں روزے کی حالت میں لپ اسٹک (lipstick) لگا سکتی ہیں؟

① پ. ۲۶، الفتح: ۹۔ ② تفسیر صراط الجنان، پ. ۲۶، الفتح، تحت الآیۃ: ۹، ۳۵۳۔

③ رد المحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم... الخ، یکرة السحراذخاف فوت الصبح، ۳/۲۲۲۔

جواب: روزے کی حالت میں لپ اسٹک ہونٹوں پر لگانے سے بچنا چاہیے کہ تھوک وغیرہ کے ذریعے پیٹ میں جانے کا اندیشہ ہے۔ اگر لپ اسٹک حلق سے نیچے اتر گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور حلق سے نہ بھی اترنے دی لیکن منہ میں اس کا ذائقہ محسوس ہو تو اس کا لگانا مکروہ ہوگا۔

مریض کا صحت یاب ہونے کے بعد قضا روزے رکھنا ضروری ہے

سوال: مجھے شوگر ہے جس کی وجہ سے دن میں چار بار انجکشن لگانا پڑتا ہے۔ یہ ارشاد فرمائیے کہ کیا ایسی صورت میں روزہ رکھ سکتا ہوں؟

جواب: اللہ کریم آپ کے حال پر رحم فرمائے اور آپ کو شفا کے کاملہ نافعہ عطا فرمائے۔ یاد رکھیے! شوگر کے مریض کو روزہ رکھنا منع نہیں ہے۔ اگر روزہ رکھنے کی طاقت ہے کہ اسے رکھ اور سہہ لیتا ہے تو روزہ رکھنا ضروری ہے۔ البتہ برداشت نہیں کر سکتا یا عرض بڑھ جاتا ہے یا کچھ ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں نہ روزہ رکھنا معاف ہوگا اور نہ روزے کا فدیہ دے سکتا ہے بلکہ جب بھی صحت یاب ہوگا تو چھوڑے ہوئے روزے رکھنے ہوں گے۔⁽¹⁾ باقی رہا روزے کی حالت میں انجکشن لگانے کے معاملہ تو یاد رکھیے! انسولین، انس کا انجکشن اور گلوکوز کی ڈرپ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔⁽²⁾

دوسرے کے بدلے میں روزہ نہیں رکھ سکتے

سوال: اگر شیخ فانی روزے نہ رکھ سکا تو کیا اس کے روزوں کا فدیہ دینا ہی ضروری ہے یا کوئی دوسرا بندہ اس کے بدلے میں روزے بھی رکھ سکتا ہے؟

جواب: شیخ فانی کے روزوں کے فدیے میں روزے رکھنا نہیں بلکہ مسکین کو ایک روزے کے بدلے میں ایک صدقہ فطر کی رقم کا مالک بنانا ہو گا مثلاً 2020 کی یکم مئی کو ایک صدقہ فطر کی رقم 100 روپے ہے، اگر کسی نے شیخ فانی کی طرف سے یا شیخ فانی نے خود 100 روپے کا فدیہ کسی مسکین کو دے دیا تو یہ ایک روزے کا فدیہ ادا ہو گیا۔ یہ بھی ذہن نشین کر

1..... درمختار، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ۳/۴۴۱۔

2..... مختصر فتاویٰ اہل سنت، ص ۹۲۔

لیجئے کہ شیخ فانی وہ بوڑھا شخص ہوتا ہے جو روزے رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا، یعنی اتنا بوڑھا ہو گیا ہے کہ اب روزے رکھنے کی جسم میں طاقت ہی نہیں۔⁽¹⁾

جسم میں طاقت آنے کی صورت میں شیخ فانی کو روزہ رکھنا ہوگا

اگر شیخ فانی سردیوں میں روزے رکھ سکتا ہے مگر گرمیوں میں نہیں تو روزوں کے بدلے میں فدیہ نہیں دے سکتا بلکہ سردیوں میں قضا روزے ادا کر لے۔⁽²⁾ اور اگر اتنا کمزور بوڑھا ہے کہ سردیوں اور گرمیوں دونوں میں روزے نہیں رکھ سکتا (اور آئندہ بھی رکھنے کی امید نہیں) تو اب ہر روزے کے بدلے میں فدیہ دے سکتا ہے۔ البتہ فدیہ دینے کے بعد پھر اتفاق سے روزے رکھنے کی طاقت لوٹ آئی تو جتنے روزے چھوڑے تھے سب کی قضا کرنا فرض ہے اور جو فدیہ دے چکا تھا، وہ نفل ہو گیا۔⁽³⁾

”مخلوق کی خدمت کرنا نماز سے بڑا عمل ہے“ کہنا کیسا؟

سوال: کچھ لوگوں کو نماز پڑھنے کا کہا جائے تو کہتے ہیں کہ اللہ پاک کی مخلوق کی خدمت کرنا یہ نماز سے بڑا عمل ہے، ایسا کہنا کیسا؟ (SMS کے ذریعے سوال)

جواب: خطرناک جملہ ہے۔ اگر مطلب یہ لیتا ہے کہ نَعُوذُ بِاللّٰهِ نماز فرض نہیں ہے تو مسلمان بھی نہیں رہے گا۔⁽⁴⁾ مسلمان ایسا جملہ کیسے کہہ سکتا ہے؟ یاد رکھیے! اللہ پاک کو راضی کرنا ہے اور اس کا حکم ماننا ہے۔ اللہ پاک نے قرآن کریم میں کئی مقامات پر مسلمانوں کو نماز پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ اللہ پاک کی طرف سے ہم پر نماز فرض کی گئی ہے اور اسلام لانے کے بعد مسلمان پر سب سے پہلا فرض نماز ہے۔ نماز ہر صورت میں ادا کرنی ہے۔ پھر اسے پڑھنے میں دیر کتنی لگتی ہے؟ لہذا اسے ادا کرنے کے بعد بھی مخلوق کی خدمت کی جاسکتی ہے۔ کیا مخلوق کی خدمت میں مصروف رہنے والا کھانا نہیں کھاتا، گپے نہیں مارتا، رات کو سوتا نہیں؟ یقیناً یہ سارے ہی دھندے کرتا ہے۔ کون مخلوق کی اتنی خدمت کرتا ہے

1..... درمختار مع رد المحتار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ۴/۱۳۔

2..... رد المحتار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ۴/۲۳۔

3..... فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الاعتذار اللہی تبیح الافطار، ۲۰۷/۱۔ 4..... فتاویٰ رضویہ، ۵/۱۰۵۔

جتنی دعوتِ اسلامی مخلوق کی خدمت کر رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دعوتِ اسلامی گھر گھر راشن پہنچانے کا جو کام کر رہی ہے اسے دُنیا دیکھ رہی ہے، کیا یہ دعوتِ اسلامی والے نماز نہیں پڑھ رہے؟ ایسی مصروفیات نہیں ہوتیں کہ بندے کو نماز کا وقت ہی نہ ملے۔ اگر کوئی ایسی مصروفیت ہے جس میں نماز پڑھنے کا ناتم نہیں ملتا تو اسے چھوڑنا ضروری ہے۔ نماز پڑھنا فرض ہے۔ بہر حال جس نے بھی یہ کہا ہے کہ ”مخلوق کی خدمت کرنا یہ نماز سے بڑا عمل ہے“ اسے توبہ کرنی چاہیے اور آئندہ ایسی بات کہنے سے بچنا چاہیے۔

وتر کے پہلے قعدے میں مقتدی کا بے خیالی میں دُرود شریف پڑھنا کیسا؟

سوال: امام کے پیچھے اگر وتر کے پہلے قعدے میں بھول کر التھیات کے بعد دُرود شریف پڑھ لیا تو کیا وتر دوبارہ پڑھنے ہوں گے؟

جواب: مقتدی وتر کی نماز میں امام کے پیچھے جان بوجھ کر پہلے قعدے میں التھیات کے بعد دُرود شریف نہ پڑھے۔ البتہ بے خیالی میں پڑھ لیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

نماز میں جھومنا مکروہِ تنزیہی ہے

سوال: نماز میں جھومنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز میں جھومنا مکروہِ تنزیہی ہے۔⁽¹⁾

سجدے میں تین تین انگلیاں لگانا واجب ہے

سوال: اگر نماز کے پہلے سجدے میں تین تین انگلیاں لگانے کا واجب غلطی سے رہ جائے اور دوسرے سجدے میں یاد آئے تو کیا آخر میں سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی یا دوبارہ پڑھنی ہوگی؟

جواب: اگر غلطی سے یہ واجب چھوٹا ہے تو سجدہ سہو سے نماز دُرست ہو جائے گی۔ البتہ جان بوجھ کر چھوڑنے کی صورت میں نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔⁽²⁾

1..... بہار شریعت، 1/633، حصہ: 3۔ 2..... فتاویٰ امجدیہ، 1/276۔

امام صاحب کی قراءت سے پہلے ثنائہ پڑھ سکے تو؟

سوال: جب ہم جماعت کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو امام صاحب تکبیر اولیٰ کہتے ہیں، ابھی ہم ہاتھ اوپر اٹھائے ہوتے ہیں کہ امام صاحب اَلْحَمْدُ شَرِيف شروع کر دیتے ہیں، یہ ارشاد فرمائیے کہ ایسی صورت میں ہم ثنا (یعنی **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ**) مکمل پڑھیں یا خاموشی سے امام صاحب کی قراءت سنیں؟ (محمد نعیم اقبال عطاری، اسلام آباد)

جواب: امام صاحب نے قراءت شروع کر دی تو اب خاموش رہنا واجب ہے لہذا ایسی صورت میں چُپ چاپ قراءت سنیں۔ اگرچہ ثنا پڑھنا سنت ہے مگر وہ امام کی قراءت شروع کرنے سے قبل ہے اور وہ آپ سے رہ گئی۔

مریض کے لئے چت لیٹ کر نماز پڑھنا افضل ہے

سوال: مریض لیٹ کر نماز کس طرح ادا کرے؟

جواب: اگر مریض بیٹھنے پر قادر نہیں (یعنی بیٹھ نہیں سکتا) تو لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھے۔ خواہ سیدھی یا الٹی کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منہ کرے یا چت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلانے کہ قبلہ کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے، بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کر لے کہ منہ قبلہ کو ہو جائے۔ یہ صورت یعنی چت لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔ مریض اگر قبلہ کی طرف نہ اپنے آپ منہ کر سکتا ہے نہ دوسرے کے ذریعے سے تو ایسے ہی پڑھ لے اور صحت کے بعد اس نماز کا اعادہ ضروری نہیں، اور اگر کوئی شخص موجود ہے کہ اس کے کہنے سے قبلہ رو کر دے گا، مگر اس نے اس سے نہ کہا تو نماز نہ ہوئی۔ اشارے سے جو نمازیں پڑھی ہیں صحت کے بعد ان کا بھی اعادہ (لوانا) نہیں۔^(۱)

تہجد کی رکعات میں کیا پڑھنا چاہیے؟

سوال: ہم تہجد کی نماز میں کتنی رکعتیں ادا کریں اور ان میں کیا پڑھیں؟

جواب: رات کو سو کر اٹھنے کے بعد تہجد پڑھی جاتی ہے۔ اگر کوئی عشا کی نماز پڑھ کر ایک منٹ کے لیے بھی سو گیا تو اس کے لئے تہجد کا وقت ہو گیا۔ اب اٹھنے کے بعد دو، آٹھ یا 12 رکعتیں پڑھی جاسکتی ہیں، ورنہ کم از کم دو رکعت تو پڑھنی ہی

①۔ بہار شریعت، ۱/۲۲۲، حصہ ۴: بتصریح قلیل۔

ہیں۔ نماز تہجد میں تلاوت کرنے کے حوالے سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا ہے کہ جتنا قرآن پاک یاد ہے وہ سارا پڑھے۔⁽¹⁾ لیکن یہ ضروری نہیں بلکہ جس طرح آپ باقی دو رکعت پڑھتے ہیں اسی طرح تہجد کی دو رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں مثلاً ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص **قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ** تین بار پڑھیں، اس طرح پڑھنے سے ایک قرآن پاک کا ثواب بھی مل جائے گا۔ یا ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک بار سورہ اخلاص **قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ** پڑھ لیں تب بھی صحیح ہے یا جو سورتیں آپ کو یاد ہیں وہ پڑھ لیں تب بھی نماز تہجد ادا ہو جائے گی۔ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے لکھا ہے کہ سورہ البقرہ کا آخری رکوع تہجد میں پڑھ لے۔⁽²⁾ (یعنی اسے دو حصوں میں پڑھ لے) مفتی صاحب اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ تہجد میں یہ رکوع پڑھنے سے مجھے بہت مزہ آتا ہے۔ (اس موقع پر مدنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) سورہ آل عمران کی آخری آیات ”**إِنَّ فِي خَلْقِ السَّلَٰمَاتِ وَالْأَمْرَاضِ**“ سے پڑھنا بھی سنت ہے۔⁽³⁾

نماز تہجد پڑھنے کا آسان طریقہ

(امیر اہل سنت و اہل بیت پر کاٹھنہ العالیہ نے فرمایا:) البتہ آج کل جو سحری کے لیے اٹھتے ہیں ان کے لیے تو گوگلڈن چانس ہے کہ دو چار منٹ تہجد کی نماز کیلئے وقت نکال لیں تاکہ تہجد کی فضیلت بھی مل جائے مگر تہجد کی نماز سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے پڑھنی ہے۔ پھر اللہ پاک توفیق عطا فرمائے تو پورا سال ہی نماز تہجد ادا کریں۔ نیز اسلامی بہنوں کے لئے پورا

1..... فتاویٰ رضویہ، 1/ 236۔

2..... ﴿**أَمْسِنَ الرُّسُولُ**﴾ سے آخر تک اور بہتر یہ ہے کہ ﴿**بِئِنَّهٗ مَا فِي السَّلَٰمَاتِ**﴾ سے آخر تک پڑھا کرے ان خزانوں کا نزول عرش سے ہو اور اس امت کے سو کسی امت کو اس جیسی عظیم الشان نعمت نہ ملی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی توحید، ملکیت عامہ، غفاری، ستاری وغیرہ صفات کا بھی اعلیٰ بیان ہے اور جامع دعائیں بھی ہیں اور رب تعالیٰ کو بندے کا مانگنا بہت محبوب ہے یہ آیت عموماً اور تہجد کی نماز میں خصوصاً پڑھنا چاہیے اس کے بڑے فائدے دیکھے گئے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، 3/ 255)

3..... آخر آل عمران سے مراد آیت ﴿**إِنَّ فِي خَلْقِ السَّلَٰمَاتِ وَالْأَمْرَاضِ**﴾ سے آخر تک ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آیت تہجد کے لیے اٹھتے وقت بھی پڑھتے تھے۔ آسمان کے تاروں کو ملاحظہ فرماتے جاتے اور آیات پڑھتے جاتے۔ بہتر یہ ہے کہ تہجد کے وقت اٹھنے پر بھی پڑھے اور نماز تہجد میں بھی مطلب یہ ہے کہ جو کوئی یہ آیتیں رات کے کسی حصہ میں خصوصاً تہجد میں پڑھتے تو اسے تمام رات نوافل پڑھنے کا ثواب ملے گا؛ **مُبْتَلِحٌ** اللہ ارب تعالیٰ کی عطا ہمارے خیال سے ورا ہے۔ (مراۃ المناجیح، 3/ 256)

سال نماز تہجد پڑھنا مشکل نہیں ہے۔ انہیں چاہے کہ فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے اٹھ جائیں اور وضو کر کے تہجد پڑھ لیں پھر جو نہی فجر کی نماز کا وقت داخل ہو تو نماز فجر پڑھ لیں ویسے بھی ان کے لئے اول وقت میں فجر کی نماز پڑھنا مستحب ہے۔ یوں اسلامی بہنیں تہجد کی نماز باسانی پڑھنے میں کامیاب ہو سکتی ہیں۔ جب انہوں نے فجر کی نماز کے لئے اٹھنا ہی ہے تو 12 منٹ پہلے اٹھ جائیں اور تیاری کر کے وضو کر کے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیں پھر فجر کی نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد محلے میں اذان ہو جائے تو اب فجر کی نماز پڑھیں کہ یہ بہتر ہے۔ اس طرح انہیں نماز تہجد پڑھنے کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ اسی طرح جہاں مساجد نہیں ہیں یا وہ عریض وغیرہ جن پر مسجد کی جماعت واجب نہیں ہے اور گھر میں نماز پڑھتے ہیں اگر یہ بھی رات کو اسلامی بہنوں کی طرح اٹھ کر ایک ہی وضو سے نماز تہجد اور فجر کی نماز پڑھ لیں تو کم محنت میں مفت کا ثواب مل جائے گا۔ اس لئے ان کو یہ چانس مس نہیں کرنا چاہیے۔ میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ لوگوں کا تہجد پڑھنے کا ذہن نہیں ہوتا، رات میں اٹھنے کے باوجود نماز تہجد پڑھنے کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ ایک تعداد فجر کی نماز پڑھتی ہے مگر تہجد پڑھنے سے محروم رہتی ہے۔ بہر حال ہر مسلمان کو تہجد کی نماز پڑھنے کا ثواب بھی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

گاؤں سے شہر آکر آباد ہونے والے کیلئے گاؤں جانے کی صورت میں نماز کا حکم

سوال: گاؤں میں رہنے والا ایک شخص اپنا مکان فروخت کر کے شہر میں رہنے لگ گیا ہے۔ یہ ارشاد فرمائیے کہ اگر یہ شخص اپنے گاؤں میں جاتا ہے تو نماز پوری پڑھے گا یا قصر؟

جواب: اگر گاؤں اور شہر کے درمیان شرعی مسافت ہے تو قصر اور غیر قصر کے مسائل کی حاجت ہوگی، اس صورت میں 15 دن سے کم کے لیے گاؤں جاتا ہے تو شرعی مسافر ہو جائے گا⁽¹⁾ اور اگر پورے 15 دن رات رہنے کی نیت سے جاتا ہے تو مقیم ہو جائے گا۔⁽²⁾ (اس موقع پر مدنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا: اگر گاؤں مکمل چھوڑ چکا ہے اور وہاں اس نے کچھ بھی نہیں رکھا ہو یعنی اپنی بیوی بچوں کے ساتھ شہر میں آچکا ہے اور اب اس گاؤں میں رہنے کے لیے

1..... فتاویٰ رضویہ، 10/342-2..... فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، 1/122۔

کبھی نہیں جاتا تو اس صورت میں نیا شہر اس کا وطنِ اصلی بن جائے گا۔⁽¹⁾

غلطی سے رہ جانے والا سجدہ یاد آنے پر کر لے

سوال: غلطی سے ایک سجدہ چھوڑ دیا پھر یاد آیا کہ میں نے ایک سجدہ کیا ہے تو اب کیا کرے؟

جواب: دو سجدے فرض ہیں۔⁽²⁾ ایک سجدہ رہ گیا اور دورانِ نماز یاد آگیا تو ایک سجدہ کر لے اور آخر میں سجدہ سہو کر

لے جیسے پہلی رکعت میں ایک سجدہ کرنا بھول گیا اور اب دوسری رکعت میں یاد آیا تو دو سجدوں کی جگہ تین سجدے کر

لے۔ اس طرح پہلی رکعت میں غلطی سے رہ جانے والا سجدہ بھی ادا ہو جائے گا۔⁽³⁾

طویل سجدہ میں تسبیح کی مقدار بڑھانا

سوال: اگر امام صاحب طویل سجدہ کرتے ہیں تو کیا مقتدی تین بار سے زیادہ سات بار، نو بار یا 12 بار سجدے کی تسبیح

پڑھ سکتا ہے؟

جواب: مقتدی تین بار سے زیادہ سات بار، نو بار یا 12 بار بھی سجدے کی تسبیح پڑھ سکتا ہے۔ البتہ امام صاحب کو اتنا

طویل سجدہ نہیں کرنا چاہیے۔⁽⁴⁾

تیجے وغیرہ کے لئے دیکھیں اور لوگ جمع کرنا ضروری نہیں

سوال: کیا کسی عورت کو اس کے بیٹے کے پہنے ہوئے احرام میں کفن دیا جاسکتا ہے؟ نیز اگر کورونائرس کی وجہ سے تیجے

اور چالیسواں نہ ہو تو کیا بعد میں کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر یٹا بخوشی اپنا احرام اپنی والدہ کے کفن میں دیتا ہے یا پہلے سے اس نے دیا ہوا ہے تو اس کا کفن بالکل جائز

①..... درمختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب فی الوطن الاصلی ووطن الاقامة، ۲/۳۹۷۔

②..... بہار شریعت، ۱/۵۱۳، حصہ ۳۔

③..... فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ۱/۱۲۷۔

④..... فتح القدیر، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ۱/۲۵۹۔

ہے بلکہ اچھی بات ہے کہ احرام کا کپڑا مکے شریف سے گھوم کر اور مدینے شریف سے حاضری دے کر آیا ہوا ہے۔ احرام کا کپڑا تہرک ہے اور اس کا کفن دیا جاسکتا ہے۔ ویسے بھی کفن کے لیے نیا کپڑا شرط نہیں ہے، پرانے اور رنگین کپڑے میں بھی کفن دیا جاسکتا ہے لیکن سفید کپڑے میں کفن دینا افضل ہے۔ البتہ کفن صاف ستھرا ہو اور بہتر ہے کہ بندہ زندگی میں جس طرح کی قیمت کا لباس پہنتا ہے اسی قیمت کا اسے کفن دیا جائے، ورنہ کسی بھی سفید اور رنگین کپڑے سے کفن بنایا جاسکتا ہے۔^(۱)

رہی بات تیجہ اور چالیسواں رہ جانے کی تو یاد رکھیے! تیجہ اور چالیسویں کے لیے دیگیں چڑھانا ضروری نہیں۔ تیجہ اور چالیسواں لاک ڈاؤن میں بھی ہو سکتا ہے۔ لوگوں کو جمع کئے بغیر گھر کے افراد بھی مل کر تیجہ وغیرہ کر سکتے ہیں۔ اس میں مکمل قرآن پاک پڑھنا بھی شرط نہیں، جتنا باآسانی پڑھ سکتے ہیں اتنا پڑھ لیں، ایک ایک پارہ بھی پڑھ سکتے ہیں یا تیجہ کے شرکاء کو تسبیحات دے کر ایک مخصوص مقدار میں دُرد شریف پڑھو لیا جائے اور پھر آخر میں جو بھی قرآن پاک پڑھا اور ذکر و اذکار کیا ہے اسے میت کو ایصالِ ثواب کر دیا جائے اس طرح بھی تیجہ اور چالیسواں ہو جائے گا۔

موقع کی مناسبت سے ایصالِ ثواب کرنا چاہیے

سوال: اگر خاندان والے اپنے اپنے گھروں پر قرآن پاک پڑھ کر کسی کو ایصالِ ثواب کرنے کا کہہ دیں تو کیا اس طرح بھی تیجہ ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں! یوں بھی تیجہ ہو سکتا ہے کہ گھر گھر میں رشتہ داروں سے کہہ دیں کہ آپ فلاں پارہ یا اتنی بار دُرد پاک یا اتنے ذکر و اذکار پڑھ لیں۔ اگر فحس نہ کیا اور صرف یہ بول دیا کہ کچھ نہ کچھ پڑھ کر ایصالِ ثواب کر دیں تب بھی تیجہ ہو جائے گا۔ یاد رکھیے! تیجہ کرنا فرض یا واجب نہیں۔ اگر کوئی اپنے مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے کرتا ہے تو اچھا ہے اور اگر نہیں کرتا تو گناہ بھی نہیں۔ چہلم بھی اسی طرح کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے بھی کھانا پکا کر کھلانا اور مہمان جمع کرنا ضروری نہیں بلکہ تیجہ میں خاص کر دعوت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ البتہ غریبوں اور مسکینوں کو کھلانے کے لیے پکانا

① در مختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی الکفن، ۳/۱۱۳ ماخوذاً۔

صحیح، اچھا اور نیک کام ہے۔ (1)

تیجے میں ایصالِ ثواب کی اس طرح بھی صورت بن سکتی ہے کہ کورونا وائرس سے متاثرین کو کھانا پکا کر تقسیم کر دیں۔ البتہ کچا اناج تقسیم کرنا زیادہ اچھا ہے کہ اس طرح وہ اپنی مرضی اور ضرورت کے مطابق پکا سکتے ہیں۔ ورنہ یہ ہوگا کہ آپ نے چاول بھیجے ہوں گے اور اس بے چارے کو روٹی موافق ہوگی یا آپ نے بڑے کے گوشت کی بریانی بھیجی ہوگی اور اسے مرغی کا گوشت موافق ہوگا، ہو سکتا ہے کہ اسے یہ منع ہو یا کسی مرض کی وجہ سے پرہیز ہو۔ بہر حال آپ رَم سے دیں گے تو یہ زیادہ بہتر ہے کہ وہ اس رَم سے دوا بھی لے سکتا ہے اور اپنے لئے کپڑے وغیرہ بھی۔ موقع کی مناسبت سے ایصالِ ثواب کرنا چاہیے۔

شیطان مغفرت کی امید رکھنے والوں کو بھی گھما سکتا ہے

سوال: کیا کسی کو پتا چل سکتا ہے کہ اس کی مغفرت ہو گئی ہے؟ (فیس بک کے ذریعے سوال)

جواب: انبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَامُ ہی کسی کی حتمی مغفرت کی خبر دے سکتے ہیں۔ البتہ بندہ یہ امید کر سکتا ہے کہ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** میری مغفرت ہو گئی ہوگی۔ یاد رکھیے! شیطان ایسا سوچنے والے آدمی کو بھی گھما سکتا ہے کہ مونج کر تیری مغفرت ہو گئی یا ہو سکتا ہے کہ **نَعُوذُ بِاللَّهِ** اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگ جائے یا گناہ میں پڑ جائے۔ ہاں! حاجی کو میدانِ عرفات کا وقوف نصیب ہو گیا تو اب وہ یقین کرے کہ میری مغفرت ہو گئی۔ (2) لیکن اس سے بھی بندے کو اپنی مغفرت کا پتا نہیں چلتا۔ اس لئے بندہ اللہ پاک کی رحمت پر یقین رکھے کہ میری مغفرت ہو گئی ہے، کیونکہ اللہ پاک کی طرف سے یہ پیغام نہیں آیا کہ تمہاری مغفرت ہو گئی ہے۔

شادی کے بعد بھی عورت کا باپ کی وراثت میں حصہ ہوگا

سوال: میرے ابو نے میری بہن کی شادی کے بعد زمین خریدی، تو کیا اس میں میری بہن کا حصہ ہوگا؟

جواب: اگر ابو کا انتقال ہو گیا ہے تو بالکل اس میں شادی شدہ بہن کا بھی حصہ ہوگا کیونکہ وراثت کا شادی سے کوئی

1۔ فتاویٰ رضویہ، 9/162-2۔ فتاویٰ رضویہ، 23/362۔

تعلق نہیں ہے۔

جس جگہ روحیں رہتی ہیں وہ عالم ارواح کہلاتا ہے

سوال: عالم ارواح کیا ہے؟

جواب: جہاں روحیں رہتی ہیں وہ عالم ارواح کہلاتا ہے۔ البتہ رُوحوں کے رہنے کے مقامات الگ الگ ہوتے ہیں۔^(۱)

نرمی خوبصورت اور سختی بد نما بنا دیتی ہے

سوال: ہم اپنے مزاج میں نرمی کیسے لائیں؟

جواب: بندہ کسی پر سختی کرتے وقت یہ سوچے کہ اگر اللہ پاک نے مجھ پر غضب کر دیا تو میرا کیا بنے گا؟ یاد رکھیے! نرمی کی عادت بنانے کے لئے جدوجہد اور ریاضت کرنی پڑے گی یعنی تکلف کے ساتھ اپنی سختی، غصے، چڑچڑاپن، مارا ماری اور پھوڑا پھوڑی کی عادت نکالنی پڑے گی کیونکہ یہ عادت ایک دم سے نہیں جاتی۔ ہاں! اللہ پاک چاہے تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ بہر حال تکلفاً اسے نکالنا اور نرمی کی عادت بنانا بہت ضروری ہے۔ ورنہ غصے میں، سختیوں میں اور مارا ماری میں نہ جانے کتنے بندوں کی دل آزاریاں اور حقوق پامال ہوتے رہیں گے اور اس طرح بندہ اللہ پاک کا بھی گناہ گار ہوتا رہے گا۔ اس لئے کہا گیا ہے کہ جس میں نرمی ہوتی ہے اسے مزین (یعنی خوبصورت) کر دیتی ہے اور جس سے نرمی نکال دی جاتی ہے اسے بد نما کر دیتی ہے۔^(۲) اس لئے نرمی کے فضائل اور غصے کے نقصانات پڑھنے کے لئے احیاء العلوم^(۳) کا مطالعہ کریں، اس میں اس طرح کے باکثرت مضامین ہیں۔ اس کے علاوہ بہار شریعت کے سولہویں حصے میں بھی نرمی کے فضائل موجود ہیں۔

① فتاویٰ رضویہ، ۹/۶۵۸۔ ② مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، ص ۱۰۴۳، حدیث: ۶۶۰۲۔

③ "احیاء علوم الدین" یہ حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ (متوفی ۵۰۵ھ) کی تصوف پر مشہور و معروف اور معرکہ الآراء تصنیف ہے۔ اس کتاب میں عبادات، عادات، نہایات (یعنی بلائیت میں ڈالنے والی باتیں) اور منہجیات (یعنی نجات دلانے والے امور) کا بیان ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ اور اس میں بیان کردہ باتوں پر عمل تزکیہ نفس کے لئے اکسیر کا ذرہ رکھتا ہے۔ اس میں روزمرہ زندگی کے کم و بیش تمام ہی معاملات پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے اور ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ باطنی علوم کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ الغرض قرآن و سنت کی تعلیمات کا نچوڑ اور سلف صالحین کی زندگیوں کا حاصل یہ کتاب انسان کو "کامل انسان" بنانے میں بے حد معاون ہے۔ اس کا اردو ترجمہ دعوت اسلامی کے شعبہ تصنیف و تالیف المدینۃ العلمیہ نے پانچ جلدوں میں کیا ہے، جسے مکتبہ المدینہ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (شعبہ ملفوظات امیر اہل سنت)

مومن کے لئے بیماری اصلاح کا ذریعہ بنتی ہے

سوال: جب کوئی بیماری آتی ہے تو ہمیں ایسا لگتا ہے کہ جیسے ابھی موت آجائے گی، برائے کرم! بیماری میں خود اعتمادی پیدا کرنے کا طریقہ ارشاد فرمادیجئے۔

جواب: مومن کی شان یہ ہے کہ جب اسے بیماری آتی ہے تو یہ بیماری اس کی اصلاح کا ذریعہ بنتی ہے اور مومن ڈرتا ہے جبکہ منافق کو پتا ہی نہیں چلتا حدیث پاک میں منافق کی مثال اونٹ سے دی گئی ہے جیسے اونٹ کو پتا نہیں چلتا کہ اسے کیوں باندھا اور اسے کیوں کھولا؟ ایسے ہی منافق کو پتا نہیں چلتا کہ یہ بیمار کیوں ہوا اور صحت یاب کیوں ہوا؟ البتہ بیماری ایک عبرت کا سبب ہے کہ اس میں موت بھی آسکتی ہے۔⁽¹⁾ بندے کو اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے لیکن بالکل نفسیاتی طور پر مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ پاک سے صحت یابی کے لئے دُعا کرے اور 40 مرتبہ آیت کریمہ: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾⁽²⁾ پڑھ لے، اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ اگر اس بیماری میں موت آگئی تو شہید اور شفا مل گئی تو گناہوں سے پاک ہو گا۔⁽³⁾ بعضوں کو یہ نفسیاتی مرض ہوتا ہو گا کہ بالکل ان کا دل خوفِ خدا سے ڈرنے کے بجائے موت کے خوف سے گھبرا جاتا ہو گا اور یہ ذہن بن جاتا ہو گا کہ ہائے میں مَر جاؤں گا، میں مَر جاؤں گا، اب کیا ہو گا؟ یاد رکھیے! ہر ایک نے مَرنا ہے، اس سے کوئی نہیں بچ سکتا، قرآن پاک میں ہے: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾⁽⁴⁾ ترجمہ کنزالایمان: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

بیماری، خوفِ خدا لاتی ہے

سوال: آپ نے فرمایا ہے کہ بیماری کے بعد موت کی یاد آتی ہے، بیماری خوفِ خدا لاتی ہے، احساسِ دلالتی ہے اور توبہ و استغفار کی طرف لے جاتی ہے۔ اگر کوئی چاہتا ہے کہ مجھ میں ایسی خود اعتمادی آجائے کہ بیماری میں بھی مجھے موت کی یاد نہ آئے، کیا یہ غفلت کا مظاہرہ نہیں ہے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

1..... ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب الأمراض المسکفرة للذنوب، 3/245، حدیث: 3089-2..... پ 14، الانبیا: 84۔

3..... مستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر والتهلل... الخ، باب ایما مسلم دعا بن عوة یونس علیہ السلام... الخ، 2/183، حدیث: 1908۔

4..... پ 4، آل عمران: 185۔

جواب: بندے کو چاہیے کہ اللہ پاک سے ڈرے اور بیماری وحالات کا مقابلہ کرے، ٹینشن لینے کے بجائے اللہ پاک کی بارگاہ میں صحت یابی کے لئے دُعا کرے کیونکہ بعض اوقات غیر ضروری ٹینشن بھی بندے کی موت کا سبب بن جاتی ہے۔ ایک کلپ چلا تھا جس میں کورونا وائرس سے متاثرہ 103 اور 91 سال کی دو عمر رسیدہ خواتین کا انٹرویو تھا جو صحت یاب ہو چکی تھیں، میں اس کلپ کو مکمل سن نہیں پایا تھا مگر لگتا یہی ہے کہ ان کو کورونا وائرس کی بیماری کا پتا نہیں چلا ہو گا جس کی وجہ سے یہ ٹھیک ہو گئی ہوں گی۔ بہر حال جسے یہ پتا چلتا ہو گا کہ مجھے کورونا وائرس ہو گیا ہے وہ تو خوف کے مارے ہی نیم جان ہو جاتا ہو گا کہ ہائے! اب کیا ہو گا مجھے کورونا وائرس لپٹ گیا۔

کئی بیماریاں کورونا وائرس سے بھی خوفناک ہیں اور ویسے بھی سب کو کورونا وائرس کی شدت ہو یہ ضروری نہیں، اس بیماری میں کھانسی ہو جاتی ہے، چھینکیں آتی ہیں اور بخار ہو جاتا ہے جو کہ نارملی علاج سے بھی ٹھیک ہو جاتا ہے اور بعد میں پتا چلتا ہے کہ کورونا وائرس کی تشریف آوری ہوئی تھی مگر اب وہ جا چکا ہے۔ بہر حال اسے لوگوں نے ہوا بنا دیا ہے۔ جو طرح طرح سے لوگوں کو ڈرا رہے ہیں کہیں خود انہیں کورونا وائرس نہ ہو جائے کہ تم سب کو ڈرا رہے ہو، آجاؤ! اب تمہیں ڈرنا پڑے گا۔ اسی طرح بعض لوگ ایسی ایسی ویڈیو انرل کرتے ہیں جن میں مریضوں کے ایسے انداز اور چیخ و پکار کے مناظر ہوتے ہیں کہ دیکھنے والا ڈر جائے کہ اگر مجھے کورونا وائرس کی بیماری ہو گئی تو کیا ہو گا؟ بہر حال اس طرح جو لوگوں کو ڈراتے ہیں انہیں اللہ پاک سے ڈرنا اور لوگوں کو اس طرح ڈرانے سے بچنا چاہیے۔ اللہ کریم سے ہم عافیت کا سوال کرتے ہیں کہ کورونا وائرس کی بیماری نہ ہو۔ اگر کورونا وائرس ٹیسٹ Positive (یعنی مثبت) آجائے تو ایک دم نفسیاتی مریض نہ بن جائیں یہ آکر چلا جائے گا اور اکثریت کا کورونا وائرس جاتی رہا ہے۔

بیماری کے خوف سے ٹیسٹ نہ کروانا کیسا؟

سوال: اگر اس وقت ساری قوم کو شوگر، کو لیسٹرول، جگر، دل، یوریک ایسڈ وغیرہ ٹیسٹ کروانے کا کہہ دیا جائے تو کیا آپ کو نہیں لگتا کہ ہزاروں مریض نکل آئیں گے۔ اسی طرح انسان کے جسم میں کتنی بیماریاں آتی ہیں اور اللہ پاک کی رحمت و کرم سے بعض اوقات وہ اندر ہی اندر دم بھی توڑ دیتی ہوں گی۔ لہذا لوگوں کو ان چیزوں کا ٹیسٹ کروانا چاہیے

تاکہ اگر ان میں سے کوئی بیماری ہو تو اس کا بروقت علاج کروایا جاسکے۔ جس طرح ٹیسٹ شوگر اور کو لیسٹرول نکل جاتا ہے تو علاج کا کہا جاتا ہے، اگر خدا نخواستہ کورونا وائرس کا ٹیسٹ مثبت نکل آتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس میں بھی علاج ہی کروانا پڑے گا۔ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: دراصل لوگ اس خوف کی وجہ سے ٹیسٹ نہیں کرواتے کہ بیماری نکل آئی تو کیا کریں گے؟ بہر حال ٹیسٹ کروانا چاہیے کیونکہ ٹیسٹ نہ کروانے کی صورت میں بندے کا اچانک ہارٹ فیل ہو جاتا ہے اور وہ دنیا سے چلا جاتا ہے یا بستر پر آجاتا ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ بستر پر جا کر پریہیز کرنے سے پہلے چلتی پھرتی حالت میں پریہیز کر لیں کہ اس میں آسانی ہے۔ ابھی میرے کہنے پر لوگ پریہیز نہیں کرتے لیکن جب ڈاکٹر بولے گا، ناک کاٹے گا تو پھر پریہیز کریں گے لہذا پہلے سے ہی پریہیز کر لیں۔ اسی طرح آج کل لوگ کسٹروڈ وغیرہ میں ڈٹ کر چینی کھا رہے ہیں اس لیے میرا خیال ہے کہ شوگر (Glucose)، لیڈ پروفائل (Lipid profile) اور یورک ایسڈ (Uric Acid) وغیرہ ٹیسٹ ہر چھ ماہ بعد کرواتے رہنا چاہئے، گائے بکرے کھانے کی وجہ سے لوگوں کا یورک ایسڈ بڑھ جاتا ہے اور انہیں اس کا پتا بھی نہیں چلتا۔ اسی طرح پیانا کٹس کا بھی پتا نہیں چلتا یہ بھی 10 سال تک آدمی کے اندر پلتا رہتا ہے، اس لئے اس کا ٹیسٹ بھی کرواتے رہنا چاہیے کہ اگر نکل آئے تو فوری طور پر اس کے علاج کی طرف توجہ دی جاسکے۔ جو مرض ابتدائی مرحلے میں پکڑا جاتا ہے اس کا علاج آسان ہوتا ہے جبکہ بعد میں مشکل ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹروں کا کمیشن لینا رشوت ہے

سوال: کس ڈاکٹر کے مشورے پر ٹیسٹ کروانا چاہیے؟ (1)

جواب: دیانت دار ڈاکٹر کے مشورے سے ٹیسٹ کرواتے رہنا چاہئے۔ ڈاکٹروں کی لیبارٹریاں بندھی ہوتی ہیں اور یہ انہیں لیبارٹریوں پر بھیجیں گے جہاں ان کا کمیشن ہوتا ہے، ڈاکٹر کو جو کمیشن ملتا ہے وہ رشوت ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر ان کمپنیوں کی دوائیں لکھ کر دیتے ہیں جو کمپنیاں انہیں کمیشن دے رہی ہوتی ہیں، اسی طرح جو کمپنیوں کی طرف سے

1۔ یہ سوال شعبہ ملفوظات امیر اہل سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت)

ڈاکٹروں کو Return Ticket (یعنی آنے جانے کے ٹکٹ) ملتے ہیں، AC لگوا دیتے ہیں، ڈاکٹروں کے گھروں کی مینٹیننس (Maintenance) کروا دیتے ہیں یہ سب رشوتوں میں ہو رہا ہوتا ہے، اس لیے ایسا نہ کریں۔ پھر ڈاکٹر مزید رشوتیں بڑھانے کے لیے غیر ضروری ٹیسٹ اور دوائیں لکھ کر دے دیتے ہیں۔ اگرچہ سب ڈاکٹر ایسا نہیں کرتے لیکن جو کرتے ہیں ظاہر ہے وہ گناہ گار اور جہنم کے حق دار ہیں۔ رشوت لے کر خود بھی حرام کھا رہے ہوتے ہیں اور بچوں کو بھی کھلا رہے ہوتے ہیں، پھر جو ہونا ہو گا وہ ہو گا یعنی دنیا میں بھی تباہی اور آخر میں بھی بربادی ہوگی۔ اس لئے بالکل بھی کمیشن کے چکروں میں نہ پڑیں۔ ڈاکٹری ایک معزز پیشہ ہے، ڈاکٹر کی لوگوں میں عزت ہوتی ہے۔ جب اس پر ہمارا ایمان ہے کہ اللہ پاک روزی دینے والا ہے تو پھر کیوں اپنی آخرت داؤ پر لگاتے ہو؟ آپ کے ذریعے جس مریض کے نصیب میں شفا ہوگی وہ ہزار جگہ گھوم کر بھی آپ کے پاس ہی آئے گا اور آپ کے علاج سے ہی اسے شفا ملے گی۔ اس لئے مایوس ہونے کے بجائے اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھیں گے تو ان شاء اللہ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔

بدھ کے دن نمازِ ظہر کے بعد کام شروع کرنا باعثِ برکت ہے

سوال: نیا کام بدھ کے دن سے شروع کرنا چاہیے یا جمعہ کے دن سے؟ نیز ان میں سے کس دن کام شروع کرنے کی زیادہ برکت ہے؟ (محمد نواز، رحیم یار خان)

جواب: حدیثِ پاک میں اس طرح کا مضمون ہے: جو کام بدھ سے شروع کیا جاتا ہے وہ پورا ہوتا ہے۔ خاص کر علم دین اور کتاب پڑھنے کے تعلق سے علمائے بدھ کے دن کو فوقیت دی ہے۔⁽¹⁾ لیکن کسی نے جمعہ کے دن کام شروع کرنے سے منع بھی نہیں کیا۔ (اس موقع پر مدنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا: بدھ کے دن ظہر کے بعد شروع کرنے کے بارے میں ہے۔ مختلف دنوں کے لیے مختلف برکات کی دُعا آئی ہے۔ صبح کے وقت کے لئے بھی دُعا آئی ہے کہ یا اللہ! میری اُمت کو صبح کے وقت میں برکت عطا فرما۔⁽²⁾)

①..... کشف الخفاء، حروف المیم، ۱۶۳/۲، تحت الحدیث: ۲۱۸۹۔

②..... تو معذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی التّبکیر بالتّجارۃ، ۳/۶، حدیث: ۱۲۱۶۔

بزرگوں اور جوانوں کی داڑھی میں کوئی فرق نہیں

سوال: میں نے جب داڑھی شریف سجائی تو لوگ کہنے لگے کہ اوپر سے خط بناؤ، میں نے کہا کہ امیر اہل سنت ؓ صَحَبَتِ بَکَائِمِ الْعَالِيَةِ کی پوری داڑھی ہے، لیکن لوگوں نے مجھ سے کہا کہ وہ بزرگ ہستی ہیں اور آپ نوجوان ہیں۔ یہ ارشاد فرمائیے کہ کیا بزرگوں اور جوانوں کی داڑھی رکھنے میں کچھ فرق ہے؟

جواب: بزرگوں اور جوانوں میں داڑھی شریف رکھنے کے حوالے سے کوئی فرق نہیں ہے۔ داڑھی شریف کا عمر سے تعلق نہیں ہے، اگر بالغ ہے اور داڑھی آگئی ہے تو رکھ لے۔ ادھر ادھر سے تراش خراش کرنے والے بعض اوقات گناہوں بھری تراش خراش کر ڈالتے ہیں۔ داڑھی شریف ایک مٹھی سے چھوٹی کر دیتے ہیں۔ آپ پوری داڑھی رکھیں اور لوگوں کی باتوں کو دل پر نہ لیں۔

منزل واٹر کی بوتلوں سے ہاتھ دھونا کیسا؟

سوال: دعوتوں میں پینے کے لئے رکھی جانے والی منزل واٹر کی بوتلوں سے ہاتھ دھونا کیسا؟

جواب: منزل واٹر کی بوتلیں پینے کے لئے رکھی جاتی ہیں لہذا ان سے ہاتھ نہیں دھو سکتے۔ اگر دعوت میں یہ پانی پینے کے لئے فکس کر دیا ہے تو اب اس سے ہاتھ دھونا اصول کے خلاف ہو گا۔ جس پانی سے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں وہ مفت ہوتا ہے جبکہ منزل واٹر میں رقم خرچ ہوتی ہے لہذا ذاتی منزل واٹر سے بھی ہاتھ نہ دھوئے جائیں کہ اس میں مالی نقصان ہو گا۔ مین پر جا کر ہاتھ دھولے جائیں۔

چھت پر سونے سے جنات کے لئے جگہ تنگ نہیں ہوتی

سوال: کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی چھتوں پر جنات ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں چھت پر سونا کیسا؟ (عبداللہ عطاری)

جواب: جنات چھت پر بھی ہوتے ہیں۔ مسلمان کھانا کھاتے وقت جب ہڈیاں وغیرہ دسترخوان پر رکھتے ہیں تو یہ وہاں بھی آجاتے ہیں۔⁽¹⁾ ایسی صورت میں یہ سوال بھی قائم ہو سکتا ہے کہ گھر میں کھانا کیسا؟ لہذا جو کھانے کا جواب ہے وہی

① لفظ المرجان فی احکامہ الجان للسیوطی، ص ۴۴۔

سونے کا جواب ہے۔ یاد رکھیے! چھت ہماری ہے جنات کی نہیں اور ہر جن تک نہیں کرتا۔ اگر ہم چھت پر سونیں گے تو یہ اپنی جگہ کہیں اور خود بتالیں گے اور ان کے لئے جگہ تنگ نہیں ہوگی۔ ویسے بھی یہ نظر نہیں آتے۔

صبر کرنے کی صورتیں

سوال: صبر کرنے کی کون کون سی صورتیں ہیں؟

جواب: عبادت پر صبر کرے، گناہوں پر صبر کرے، مصیبتوں پر صبر کرے اور بیماری پر صبر کرے۔ اس کے علاوہ بھی صبر کر کے ثواب کمانے کی کئی صورتیں ہیں۔ البتہ بے صبری کرنے کی کوئی فضیلت ہو، ایسی صورت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

رزقِ حلال سے کیا مراد ہے؟

سوال: رزقِ حلال سے کیا مراد ہے؟

جواب: حلال روزی، یعنی جو حرام نہ ہو وہ رزقِ حلال ہے۔

منصب کے مطابق لوگوں سے سلوک کرو

سوال: کیا سب بڑے اور چھوٹے لوگوں کی عزت کرنی چاہیے؟

جواب: سب بڑے اور چھوٹے لوگوں کی عزت کرنے میں حرج کیا ہے؟ ہر ایک کی اس کی حیثیت کے مطابق عزت

کرنی چاہیے۔ حدیثِ پاک میں ہے: **أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ** یعنی لوگوں سے ان کے منصب کے مطابق سلوک کرو۔⁽¹⁾

نفس کا محاسبہ کرنا کیوں ضروری ہے؟

سوال: جب ہمارے روزمرہ کے کام فکس ہیں تو پھر نفس کا محاسبہ کرنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: حضرت سیدنا فاروقِ اعظم **رَضِيَ اللهُ عَنْهُ** روزانہ رات کو اپنے پاؤں پر ہنتر مار کر فرماتے تھے کہ بتا آج تو نے کیا کیا؟⁽²⁾

①..... ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلهم، ۳۳۳/۳، حدیث: ۴۸۴۲۔

②..... احیاء العلوم، کتاب العراقیة والمحاسبة، المرابط الثالثة، ۵/۱۳۔ احیاء العلوم (مترجم) ۵/۳۳۸۔

کیا ان کے کام فکس نہیں ہوتے تھے؟ یاد رکھیے! ہر کام فکس نہیں ہوتا، ان فکس بھی بہت سے کام ہوتے رہتے ہیں۔ کیا نیکیاں کیں؟ کیا گناہ کیے؟ ویسے بھی نہ نیکیاں فکس ہوتی ہیں اور نہ گناہ۔ اس لیے محاسبہ کرنا ہی چاہیے۔

اپنی ذات کے لئے غصہ مت کیجئے

سوال: بندے کو اپنی ذات کے لیے غصہ آہی جاتا ہے، یہ ارشاد فرمائیے کہ کیا اس سے بھی بچنا ہوگا؟

جواب: عام طور پر اپنی ذات کے لئے یعنی اپنے مزاج کے خلاف کسی سے کوئی قول فعل صادر ہونے کی صورت میں آدمی کو غصہ آہی جاتا ہے لیکن اس سے بھی بچنا ہی ہوگا۔

مشینی ترقی نے انسان کو کچھ دے کر بہت کچھ لے لیا ہے

سوال: پہلے سارے کام انسان کرتے تھے مگر اب مشینی دور آ گیا ہے جیسے دنیا میں بہت سے ہوٹل ایسے آگئے ہیں جہاں پر پورا اسٹاف ربوٹ پر مشتمل ہوتا ہے، جانوروں کا دودھ دھونے کے لیے مشین آگئی، اب چند لوگ مشین کے ذریعے سینکڑوں گائیوں کا دودھ دھولیتے ہیں۔ مشین کے انسانی زندگی میں داخل ہونے کے حوالے سے اس بات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ آنے والے سالوں میں کئی ملازمتیں ختم ہو جائیں گی، مشینیں انسانوں کی جگہ لے لیں گی۔ کیا اس طرح مشینوں کا ہماری زندگی میں آجانا اور انسانی رویے کا کم ہو جانا صحیح ہے؟

جواب: آج کل دور تو مشینی ہے لیکن جہاں مشین کے فوائد ہیں وہاں اس کے نقصانات بھی ہیں۔ اس سے بے روزگاری بڑھی ہے اور بڑھے گی۔ پہلے ہر کام بندہ کرتا تھا اور اب ہر کام نہیں تو کافی کام مشین نمٹالیتی ہے۔ پہلے سارے مل کر کام کرتے تھے جس سے سب کو روزگار ملتا تھا مگر اب دوچار بندے مشین کو دیکھیں گے، اس کی Maintenance کریں گے تو یوں چند افراد میں 50، 100، 200 آدمی سما گئے۔ ذرا غور تو کیجئے کہ یہ لوگ کہاں سے کھائیں گے؟ جہاں مشینوں سے لوگوں کے روزگار کا نقصان ہو رہا ہے وہاں صحت کے بھی بڑے نقصانات ہیں۔ بعض مشینوں کا بہت شور ہوتا ہے۔ جس سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ اس سے بہرہ بین بھی ہو سکتا ہے، ویسے بھی کان میں سننے کی ایک لیٹ ہے، اگر کان کے پردے پر بار بار شور و غل سے چوٹ لگتی رہے گی تو پردے کام کرنا چھوڑ سکتے ہیں یا ان میں کمزوری آسکتی ہے۔ پھر مشینوں میں بڑی

بیوی لائٹ بھی ہوتی ہے جو آنکھوں کو نقصان پہنچائے گی۔ نیز مشینوں سے ریز نکلیں گی جو آدمی کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بعض صورتوں میں مختلف کیمیکل ڈالنے پڑتے ہوں گے ان کے بھی نقصانات ہوتے ہوں گے۔ ویسے بھی آج کل کیمیکل کے بغیر گزارا نہیں، ان سے بہت ساری چیزیں بنتی ہیں۔ اگرچہ ان کیمیکل سے چیزیں مشینیں بنا رہی ہیں مگر یہ انسانی سانس میں جا کر نقصانات پہنچاتے ہیں۔ بہر حال انسان کے بہت سارے کام اب مشین کر رہی ہے۔ پتا چلا ہے کہ آئندہ ربوٹ آنے والا ہے جو گھر کے کام کاج بھی کر دے گا۔ اس طرح بندہ کیا کام کرے گا؟ خالی پڑے پڑے کھائے گا اور دنیا سے جلد جائے گا۔ فی زمانہ بیماریاں بہت بڑھ گئی ہیں، پہلے لوگ محنت مزدوری کرتے تھے تو تندرست رہتے تھے لیکن اب محنت مزدوری نہیں کر رہے، خالی کھا رہے ہیں۔ مرغن غذائیں کھا کھا کر اپنے وجود کا کوٹھا کر دیا ہے۔ چکنہٹ والی چیزیں کھا کھا کر چربیاں بڑھ گئی ہیں۔ تقریباً دنیا میں آدھے لوگ موٹاپے کا شکار ہیں۔ پھر ہر ایک کو اپنے موٹاپے کا پتا بھی نہیں چلتا، لیکن ان کا پیٹ بڑھا ہوتا ہے، ویسے بھی موٹاپا اصل میں پیٹ سے ہی ناپا جاتا ہے، بعض پتلے ہوتے ہیں لیکن ان کا پیٹ ابھرا ہوا ہوتا ہے، اس طرح کے لوگ بھی موٹے ہی ہوتے ہیں۔ معلوم یہی ہوتا ہے کہ پہلے لوگ کم بیمار ہوتے تھے مگر اب بیماریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ پھر اب میڈیسن میں بھی بددیانتی ہو رہی ہے کہ دوائیں ٹھیک کرنے کے بجائے بیماری بڑھا دیتی ہیں، بعض دوائیں ایسی ہوتی ہیں جن سے آدمی وقتی طور پر کھڑا ہو جاتا ہے مگر پھر اس دوا سے ایسا بچھاڑ کھاتا ہے کہ اٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یوں مشین دور نے جہاں انسان کو کچھ دیا ہے وہاں اس سے بہت کچھ لیا بھی ہے۔

”سہارا“ اور ”سراہا“ میں فرق

سوال: ”سہارا“ اور ”سراہا“ میں کیا فرق ہے؟

جواب: ”سہارا“ کا معنی ہے کسی کو سپورٹ کرنا اور ”سراہا“ کا معنی ہے کسی کی تعریف کرنا۔

اولاد کا نسب باپ سے چلتا ہے

سوال: اگر کسی کی والدہ سیدہ اور والد شیخ صدیقی ہو تو اس کا شمار سید اور صدیقی دونوں میں سے کس ذات میں ہوگا؟

جواب: اس صورت میں اس کا نسب باپ کے صدیقی نسب سے چلے گا۔

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
17	گاؤں سے شہر آ کر آباد ہونے والے کیلئے گاؤں جانے کی صورت میں نماز کا حکم	1	دُروُد شریف کی فضیلت
18	غلطی سے رہ جانے والا سجدہ یاد آنے پر کر لے	1	گناہوں بھری ویڈیو ڈاؤن لوڈ کرنا کیسا؟
18	طویل سجدہ میں تسبیح کی مقدار بڑھانا	2	کامیابی کے لیے محنت کرنی پڑتی ہے
18	تہجے وغیرہ کے لئے دگیلیں اور لوگ جمع کرنا ضروری نہیں	3	اپنے ہاتھ سے کام کرنا سنت ہے
19	موتغ کی مناسبت سے ایصالِ ثواب کرنا چاہیے	4	بیوی کو یانی پلانے سے محبت بڑھتی ہے
20	شیطان مغفرت کی امید رکھنے والوں کو بھی گھما سکتا ہے	5	گلے شکوے کرنے کے بجائے احکامات الہیہ پر عمل کرنا چاہیے
20	شادی کے بعد بھی عورت کا باپ کی وراثت میں حصہ ہوگا	5	اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے
21	جس جگہ روحمیں رہتی ہیں وہ عالم ارواح کہلاتا ہے	6	غریبوں کے سامنے عمدہ چیزیں کھانے سے بچنا چاہیے
21	نرخی خوبصورت اور سختی بہر نما بنا دیتی ہے	7	”بھائی بھائی مسجد“ کیسے بنی؟
22	مومن کے لئے بیماری اصلاح کا ڈر یہ بنتی ہے	8	ماں باپ کی کوشش سے بچے عبادت کرے تو ماں باپ کو بھی ثواب ملتا ہے
22	بیماری، خوف خدا الاتی ہے	8	نعت شریف لکھنا مشکل اور استغاثہ لکھنا آسان ہے
23	بیماری کے خوف سے ٹیسٹ نہ کروانا کیسا؟	10	تنظیم کا ہر وہ طریقہ جو شریعت کے خلاف نہ ہو جائز ہے
24	ڈاکٹروں کا کمیشن لیبار شوت ہے	11	روزے میں دانت نکلوانے سے بچنا چاہیے
25	بذھ کے دن نماز ظہر کے بعد کام شروع کرنا باعث برکت ہے	11	روزے میں لپ اسٹک (lipstick) لگانا کیسا؟
26	بزرگوں اور جوانوں کی داڑھی میں کوئی فرق نہیں	12	غریب کا صحت یاب ہونے کے بعد تقاضا روزے رکھنا ضروری ہے
26	منزل وائر کی بوتلوں سے ہاتھ دھونا کیسا؟	12	دوسرے کے بدلے میں روزہ نہیں رکھ سکتے
26	چھت پر سونے سے جنات کے لئے جگہ تنگ ہوتی	13	جسم میں طاقت آنے کی صورت میں شیخ فانی کو روزہ رکھنا ہوگا
27	صبر کرنے کی صورتیں	13	”مخلوق کی خدمت کرنا نماز سے بڑا عمل ہے“ کہنا کیسا؟
27	رزق حلال سے کیا مراد ہے؟	14	وتر کے پہلے تعدے میں منتہی کا بے خیالی میں دُروُد شریف پڑھنا کیسا؟
27	منصب کے مطابق لوگوں سے سلوک کرو	14	نماز میں جھومنا مکروہ متزہی ہے
27	نفس کا محاسبہ کرنا کیوں ضروری ہے؟	14	سجدے میں تین تین انگلیاں لگانا واجب ہے
28	اپنی ذات کے لئے غصہ مت کیجئے	15	امام صاحب کی قرأت سے پہلے شان پڑھ سکے تو؟
28	مشقی ترقی نے انسان کو کچھ دے کر بہت کچھ لے لیا ہے	15	تربیض کے لئے چت لیٹ کر نماز پڑھنا افضل ہے
29	”سہارا“ اور ”سرہا“ میں فرق	15	تہجد کی رکعات میں کیا پڑھنا چاہیے؟
29	اولاد کا نسب باپ سے چلتا ہے	16	نماز تہجد پڑھنے کا آسان طریقہ

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	قرآن مجید	کلام الہی	****
مصنف / مؤلف / متوفی	مصنف / مؤلف / متوفی	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابوسالح محمد قاسم قادری	مکتبہ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ	
مسلم	امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ	
ابو داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ	
ترمذی	امام ابو یوسف محمد بن یحییٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۲ھ	
مسند، ک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ	
المسند	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۲ھ	
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ	
کشف الخفاء	اسماعیل بن محمد مخلوفی، متوفی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ	
الکامل لابن عدی	امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت	
مرآة المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور	
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ	
لطائف المعارف	ابوالفرج عبد الرحمن بن احمد بن رجب حنبلی، متوفی ۷۹۵ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت	
لقط العرجان فی احکام الجنان	ابوالفضل عبدالرحمن سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت	
فتح القدیر	کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف بابن ہمام، متوفی ۶۸۱ھ	کوئٹہ	
در المختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ	
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ	
فتاویٰ ہندیہ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، و علمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ	
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۳۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ	
فتاویٰ مجددیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ کراچی	
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ	
فضائل دعا	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۴۹۷ھ	مکتبہ المدینہ کراچی	
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبہ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ	
مختصر فتاویٰ اہل سنت	مجلس افتاء	مکتبہ المدینہ کراچی	

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر شہرات بعد نماز مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ﴿سنتوں کی تربیت کے لیے منڈنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ﴿روزانہ ”غور و فکر“ کے ذریعے منڈنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو پیش کروانے کا معمول بنائیے۔

میرا مندی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ ان شاء اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مندنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مندنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ ان شاء اللہ۔



ISBN 978-969-631-642-8



0125728



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net